خاص برائے الحق

مولانا نصیب علی شاہ صاحب بخاری
فاضل حقانیہ ـــــ نارجعفر بنوں

خلافت و امامت

شرعی اور تاریخی نقطہ نگاہ سے

لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس ایم ایس ایچ قریشی، مسٹر جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال اور مسٹر جسٹس عبیداللہ خان پر مشتمل شریعت بنچ کے روبرو سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج مسٹر بدیع الزمان کیکاؤس کی دائر کردہ رٹ درخواست کی سماعت ہو رہی ہے جس میں موجودہ انتخابی قوانین کو غیر اسلامی اور پارلیمانی نظام حکومت کو اسلام سے متصادم نظام قرار دینے کی استدعا کی گئی ہے۔ مسٹر کیکاؤس نے فاضل عدالت کو اپنے نقطۂ نظر پیش کرنے اور دلائل دینے وقت خلافت و امارت اور شوریٰ کے بارے میں بھی بحث کی ہے۔ چنانچہ اس موضوع کو واضح کرنے کے لئے چند گذارشات پیش ہیں۔

خلافت کا معنی | خلافت کے لغوی معنی، جانشینی اور اس کا اصطلاحی مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کی حیثیت سے دینی اور دنیاوی امور میں فرماں روائی کا حق تھا۔ خلیفہ کی شخصیت شرعی نقطۂ نظر سے دینی اور دنیاوی معاملات میں فرماں روائی کی حامل تھی۔ یہ فرماں روائی شریعت کے دستور اور قوانین کی پابندی تھی۔ خلافت کا حقیقی مقصد ناموس اسلام کا تحفظ اور شرعی زاویہ نگاہ سے حکومت کے نظم و نسق کی تنظیم اور اس کا قیام تھا (مقدمہ ابن خلدون)

اس طرح تاریخ اسلام صہ ۲۵۹ از مولانا اکبر شاہ خان میں لکھتے ہیں خلیفہ کے معنی جانشین اور خلافت کے معنی جانشینی ہیں لیکن اصطلاح شرع اور اصطلاح مورخین میں خلیفہ کے معنی بادشاہ یا شہنشاہ کے قریب قریب لیے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں خلیفہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے بعد الارض کا لفظ بھی ضرور آیا ہے اور انی جاعل فی الارض خلیفۃ سے ثابت ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم یعنی بنی آدم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ بنی آدم کا اشرف المخلوقات ہونا ظاہر اور نوع انسان کا زمینی مخلوقات پر حکمران ہونا عیاں ہے۔ پس یہ خلافت انسان کی جو زمین کے ساتھ مخصوص ہے۔ یقیناً خلافت الٰہیہ ہے اور نوع انسان

خلیفۃ اللہ اور جس طرح خدا تعالیٰ تمام موجودہ مخلوقات کا حقیقی حکمران اور شہنشاہ ہے۔ اسی طرح زمین میں زمین میں صرف نوع انسان ہی تمام دوسری مخلوقات پر بظاہر حکمران نظر آتی ہے۔ پس خلافت دراصل اس کا نام ہے کہ دین کی حفاظت و غور و پرداخت اور سیاست دنیا میں شارع علیہ السلام کی ٹھیک ٹھیک جانشینی و نیابت انجام دی اس کا نام خلافت بھی ہے اور امامت بھی اور قائم و نائب کو خلیفہ بھی کہتے ہیں۔ اور امام بھی۔ امام کے لفظ میں تو امام نماز کے ساتھ تشبیہ ہے جس طرح اس کی حرف بحرف اتباع اور پیروی کی جاتی ہے اسی طرح امام وقت کی بھی۔ اس لئے اس کو امامت کبریٰ کہتے ہیں اور خلیفہ کو خلیفہ بدیں وجہ کہا جاتا ہے کہ نبی صلعم کی امت میں نبی علیہ السلام کی خلافت و امامت انجام دیتا ہے کبھی مطلق خلیفہ کہتے ہیں اور کبھی خلیفہ رسول اللہ۔

آسمانی بادشاہت اور خلافت ارضی | خلافت زمین میں آسمانی بادشاہت کے اصول کا نقشہ ضروری ہے۔ نہ کہ خدائی حکومت کے نام سے انسانی مطلق العنانی یعنی خلافت میں دین خداوندی کے اصول پر مخلوق خداوندی کی تربیت کی جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ خدائی بادشاہت کے نام سے انسانی تحکم اور استبداد منوایا جاتا ہے۔ یا خلیفہ اپنے کو خدائی حکومت کا مظہر اتم بتاکر اپنی مطلق العنانیوں کو بزور شمشیر تسلیم کراتا ہے۔ چنانچہ مولانا قاری محمد طیب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب فطری حکومت میں سات آسمانی اصول کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔

۱۔ **خلافت میں اقتدار اعلیٰ** | مثلاً اسلامی بادشاہت میں اقتدار اعلیٰ ذات حق ہے اور خلافت میں بھی وہی ہے بطور نمونہ عمل اس کا نائب یا گورنر۔ رسول برحق اور نائب رسول کو رکھا گیا ہے جس کو امیر یا خلیفہ کہتے ہیں۔ پس حاکمیت تو صرف خدا کی مانی گئی ہے بواسطہ رسول۔ اس لئے رسولؐ اور نائب رسولؐ کی اطاعت بھی واجب ٹھہرائی گئی۔ آیت کریمہ میں ارشاد ہے۔

یا ایہا الذین امنوا اطیعو اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

ترجمہ۔ اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی۔

۲۔ **خلافت میں ملاء اعلیٰ** | آسمانی بادشاہت میں شاہی کونسل ملاء اعلیٰ ہے اور خلافت میں اس کا نمونہ مجلس شوریٰ ہے۔ آیت کریمہ میں ہے۔

وامرھم شوریٰ بینھم۔ اور ان کا ہر کام آپس میں مشورہ سے ہوتا ہے۔

۳۔ **خلافت میں مقصد اعلیٰ** | آسمانی بادشاہت میں مقصد اعلیٰ یعنی غرض حکومت ربوبیت اور ہدایت عامہ ہے اور خلافت میں اس کا ظل اور نمونہ اقامت دین ہے جس کا مقصد وہی تربیت و تہذیب نفوس ہے۔ آیت کریمہ میں ہے:

الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اتو الزکوٰۃ و امروا بالمعروف ونھوا عن المنکر و للہ